كيف انتم اذا نزل ابن مريم فيكم وامامكم منكم — متفق عليه

اسلام میں امام مہدی رضی اللہ عنہ کا تصور

امام مہدیؓ سے متعلق اہلسنت والجماعت کا عقیدہ، نام و نسب، سیرت و حلیہ، علامات
ظہور مہدیؓ، صحیحین میں امام مہدیؓ سے متعلق احادیث، واقعاتی تناظر میں،
منکرین و مدعیان مہدویت، اکابر علماء کی آراء و فتاویٰ

از افادات

حضرت مولانا پروفیسر محمد یوسف خان صاحب مدظلہ

استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

مؤلف

مولانا حافظ محمد ظفر اقبال

فاضل جامعہ اشرفیہ

اسلام میں
امام مہدی رضی اللہ عنہ کا تصور

كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ متفق علیہ

امام مہدیؓ سے متعلق اہلسنت والجماعت کا عقیدہ، نام و نسب، سیرت و حلیہ، علامات
ظہور مہدیؓ، صحیحین میں امام مہدیؓ سے متعلق احادیث و اتفاقی تناظر میں،
منکرین و مدعیان مہدویت اکابر علماء کی آراء و فتاویٰ

از افادات
حضرت مولانا پروفیسر محمد یوسف خان صاحب مدظلہ
استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

مؤلف
مولانا حافظ محمد ظفر اقبال
فاضل جامعہ اشرفیہ

بیت العلوم
ہیڈ آفس: ۲۰۔ نابھہ روڈ چوک پرانی انار کلی ۔ لاہور فون: 7352483
برانچ: دکان نمبر ۱۴ الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ ۴۰ اردو بازار لاہور فون: 7235996
www.baitululoom.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب

اسلام میں امام مہدی رضی اللہ عنہ کا تصور

مؤلف

مولانا حافظ محمد ظفر اقبال
فاضل جامعہ اشرفیہ

از افادات

حضرت مولانا پروفیسر محمد یوسف خان صاحب مدظلہ
استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

باہتمام

مولانا محمد ناظم اشرف

ناشر

بیت العلوم
ہیڈ آفس ۲۰ نابھہ روڈ چوک پرانی انارکلی، لاہور فون 7352483
برانچ دکان نمبر ۱۷ محمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ ۳۸ اردو بازار لاہور فون 7235096
www baitululoom com

فہرست مضامین

تقریظ

جامع المعقول والمنقول، استاذ العلماء والفضلاء، محقق زماں، مقرر شیریں بیاں

حضرت مولانا عبدالرحمٰن اشرفی صاحب مدظلہ العالی۔

الحمدللّٰہ وکفی والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین اما بعد!

حضرت علی مرضی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سریرآرائے خلافت ہوئے اور چھ ماہ بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں خلافت سے دستبردار ہو گئے تو ''المشاہدہ بقدر المجاہدہ'' کے تحت بارگاہ خداوندی سے ان کو یہ انعام دیا گیا کہ آخر زمانے میں ان کی اولاد میں سے ایک جلیل القدر خلیفہ ہونا مقرر فرما دیا جس کو دنیا ''مہدی'' کے نام سے جانتی ہے۔

عربی زبان میں اس موضوع پر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں لیکن ان میں سے اکثر نادر و نایاب ہیں اور جو دستیاب ہیں، ان سے اردو دان طبقہ مستفید نہیں ہو سکتا نیز اس موضوع پر اردو میں ایک آدھ کتاب ہی کا حوالہ ملتا ہے جس میں مکمل تفصیلات نہ ملنے کی جہ سے قاری تشنگی کا شکار رہتا ہے اس لحاظ سے عزیزم محمد ظفر سلمہٗ کی غالباً یہ پہلی کاوش ہے جو اس موضوع پر اہل سنت والجماعت کے عقائد کی آئینہ دار اور اس کی تفصیلات کو حاوی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائیں اور عزیز مذکور کو مزید تصنیفی خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائیں۔

آمین

عبدالرحمٰن اشرفی

خادم الحدیث جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن لاہور۔

۱۶، جمادی الاولی ۱۴۲۵ھ

کلماتِ بابرکات

بحر العلوم، نمونہ اسلاف، رأس الاتقیاء
حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب ادام اللّٰہ بقاؤہ علینا

هذه المقالة من مولانا محمد ظفر اعز الله اياه، موجبات، سالبات، رائعات، صادقات جزى اللّٰه اياه.

اخبار المقالة

موجبات، سالبات، صادقات رائعات، مفرحات، ياقريب
فهمها علمٌ لحق يا حبيب اسمعوا سمعًا قبولا يا لبيب
ماهيات، ثابتات، يارغيب فاقرؤها وانظروها يا قريب

(نوٹ) راقم الحروف کی درخواست پر حضرت الاستاذ نے پہلے نثر میں مندرجہ بالا عبارت تحریر فرمائی تھی، بعد میں اشعار کے اندر اپنی تقریظ کو از خود ہی منتقل فرمایا، اور باہمی مشورے سے یہ طے پایا کہ ان دونوں کو بطور یادگار زیر نظر مقالہ کا حصہ بنا دیا جائے۔
ذہن میں رہے کہ حضرت نے اس بات کی نشاندہی بھی فرمائی ہے کہ مذکورہ اشعار بحر رمل تام کے وزن پر ہیں۔

تقریظ

استاذ العلماء، مقرر شیریں بیاں، نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ

حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب مدظلہ

عزیزم مولوی حافظ محمد ظفر سلمہ کا مقالہ کا مختلف مقامات سے معاینہ کیا دلی خواہش پیدا ہوئی کہ یہ مقالہ اگر جلد از جلد طبع ہو جائے تو اس تحقیق اور ریسرچ سے بہت سارے احباب کو نفع ہوگا۔

یہ مقالہ جو کہ اب پوری کتاب کی شکل میں تیار ہو چکا ہے اور جس میں تمام امور کے حوالہ جات لکھے گئے ہیں اور پھر سلف صالحین کے اقوال اور احادیث مبارکہ سے ان کو مزین کیا گیا ہے۔

میری دیانت دارانہ رائے ہے کہ اگر کوئی شخص حقیقت پسندی کے ساتھ اس کا مطالعہ کرے گا تو یہ بات بالکل عیاں ہو کر اس کے سامنے آ جائے گی کہ سیدنا حضرت امام مہدیؓ کی آمد حقیقت پر مبنی ہے اور اس سے انکار تعصب اور عناد کی وجہ سے ہی کیا جا سکتا ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ جل شانہ میرے اس عزیز اور اس کے اساتذہ اور اس کتاب کے ناشر کے لیے اس کتاب کو صدقہ جاریہ بنا دے۔ آمین

(حافظ) فضل الرحیم
خادم الطلباء جامعہ اشرفیہ لاہور
۱۰ جمادی الثانی ۱۴۲۵ھ

پیش لفظ

استاذ العلماء، مقرر شعلہ بیاں، سرپرست و مربی من

حضرت مولانا محمد کفیل خان صاحب دامت برکاتہم

الحمدللّٰہ و کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی. امابعد!

وجودِ مہدی، علاماتِ مہدی اور عقیدۂ ظہور مہدی

یہ وہ معرکۃ الآراء، اہم اور سنجیدہ موضوع ہے جس پر اردو ادب اور دینی لٹریچر میں کوئی سنجیدہ اور اہم تحریر مکمل وضاحت وصراحت سے موجود نہیں، اگر ہے بھی تو وہ خارجیت یا رافضیت کے زیر اثر افراط وتفریط کا شکار۔

راہ اعتدال پر گامزن رہتے ہوئے، مناظرانہ رنگ لیے بغیر اس موضوع پر اہل سنت والجماعت کا موقف مکمل احتیاط اور دلائل و براہین سے آراستہ فی الحال دستیاب نہیں۔ ممکن ہے کہ کبھی اس موضوع پر مناظرانہ مبالغہ آرائی کے بغیر کچھ لکھا گیا ہو جو، اب موجود نہیں۔

اس موضوع کی سب سے اہم بات یہی ہے کہ اس میں راہِ اعتدال اور مسلک اکابر کو ہرآن پیش نظر رکھنا ہی اس موضوع سے انصاف کے تقاضے پورا کرتا ہے، ایک بال برابر آگے پیچھے ہونا رافضیت کی اندھیر نگری میں گرنے یا خارجیت کے سنہری جال میں پھنسنے کے مترادف ہے۔

زیر نظر مقالہ جو جامعہ اشرفیہ کے ہونہار اور ذی استعداد طالب علم حافظ مولوی محمد ظفر سلمہٗ کی تحقیق وکاوش کا نتیجہ ہے، کئی اعتبار سے علم دوست اور صاحبانِ ذوق کے

لیے تسکین کا سامان لیے ہوئے ہے۔

(۱) از اول تا آخر تحریر اپنے موضوع سے مکمل مربوط اور زنجیر کی کڑیوں کی طرح جڑی ہوئی نظر آتی ہے۔

(۲) وہ تمام کتب جن کے حوالے درج کیے گئے ہیں، ان کے تمام حوالہ جات اصل کتابوں سے اخذ کردہ ہیں۔

(۳) سب سے اہم اور خاص بات یہ کہ پورے مقالے میں کہیں بھی مناظرے، مجادلے اور مکابرے کا رنگ نظر نہیں آتا جو میرے خیال میں ایک مشکل ترین کام تھا جسے بخوبی انجام دیا گیا۔

(۴) ایک اور اہم ترین اور خاص بات یہ ہے کہ ملک کے مایہ ناز علمی مراکز اور دینی مدارس کے تصدیق شدہ فتاویٰ جات منسلک ہونے سے اس مقالے کی اہمیت دوچند ہوگئی ہے۔

(۵) اسی طرح وہ حضرات علماء کرام جن کی رائے اس مسئلے میں کچھ اختلافی پہلو لیے ہوئے تھی، اس کو بطریق احسن فتاویٰ جات کی روشنی میں حل کیا گیا ہے۔

(۶) انداز انتہائی مرتب، مضبوط اور جامع ہے، طرزِ تحریر دلچسپ اور پُرکشش ہے جس کی وجہ سے یہ ثقیل اور مشکل موضوع بھی قاری کی توجہ بآسانی حاصل کر لیتا ہے۔

بہر حال! یہ ایک عمدہ بلکہ عمدہ ترین کوشش وکاوش ہے جسے جتنا بھی سراہا جائے، کم ہے اور خصوصی طور پر اس کوشش کے پس منظر میں استاذ العلماء حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد یوسف خان صاحب مدظلہٗ استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ کی خصوصی توجہات اور مہربانیاں ہیں جنھوں نے مقالہ نگار کو انتخاب موضوع سے اختتامِ تحریر تک اپنے قیمتی ترین اوقات سے لمحات بابرکات عنایت فرمائے اور یوں یہ کام پایۂ تکمیل تک پہنچا اور پھر اکابرین علماء کرام کی تقریظات نے اس پر چار چاند لگا دیئے۔

اللہ تعالیٰ مقالہ نگار عزیزم میرے شاگرد رشید حافظ مولوی محمد ظفر سلمہٗ کو خوب خوب علمی و عملی ترقیات سے مالا مال فرمائے اور دینی موضوعات پر تحقیق و تفتیش کے اہم ترین کام کے لیے قبول فرمائے اور ہمارے سرپرست و مہربان استاذ مکرم حضرت مولانا محمد یوسف خان صاحب مدظلہٗ کے سائے کو تادیر ہمارے سروں پر قائم فرمائے اور انکے علمی فیضان سے فیض یاب فرمائے۔

اور بالخصوص ناشر محترم عزیزم مولانا محمد ناظم اشرف صدیقی صاحب مدظلہٗ کو خوب خوب جزائے خیر عطا فرمائے۔

آمین یارب العلمین

العبد الفقیر محمد کفیل عفی عنہ

مدرس جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور

عرض مؤلف

مہدی اور ظہور مہدی زمانۂ جدید ہی میں نہیں، زمانۂ قدیم سے ہی محل بحث و تمحیص اور موضوع کلام رہا ہے اور شروع ہی سے اس میں افراط وتفریط برتی جاتی رہی ہے چنانچہ بعض لوگوں نے تو اسی کو اوڑھنا بچھونا بنا کر انتظارِ مہدی ہی میں اپنی حیات عزیز اور متاع ثمین کو گنوا دیا، کسی نے محض چند ضعیف حدیثوں کو دیکھ کر احادیث مہدی اور وجود و ظہور مہدی سے عہدہ برآئی کا اعلان کر دیا، متقدمین میں اس فہرست کے اندر آپ کو ابن خلدون کا نام نظر آئے گا اور متاخرین میں آپ کو دور جدید کے متجددین اور نام نہاد مفسرین مل جائیں گے جن پر مفصل تبصرہ آپ اسی کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

انہی لوگوں میں دوران مطالعہ قاضی سلیمان منصور پوریؒ کا ''صحت احادیث مہدی کا انکار''[۱] بہت عجیب لگا کیونکہ قاضی صاحب ماضی قریب ہی کی شخصیت ہیں اور ان سے پہلے حضرت تھانویؒ بڑی وضاحت کے ساتھ ''مؤخرۃ الظنون عن ابن خلدون'' میں ابن خلدون کے اعتراضات کا ٹھوس اور مدلل جواب دے چکے تھے۔

اس موقع پر یہ وضاحت بھی بے فائدہ نہ ہوگی کہ بعض لوگ امام ابوحنیفہؒ سے اظہار بغض کے کسی موقع کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے، زیر بحث مسئلہ میں بھی انہوں نے کسی حنفی کا یہ قول ڈھونڈ نکالا کہ امام مہدیؒ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام، امام ابوحنیفہؒ کی تقلید کریں گے، حاشا للہ! کہ تحقیق سے اس کو دور کا بھی مس ہو، اصل بات یہ ہے کہ بعض

---

۱ قاضی صاحب نے اپنی مشہور کتاب ''تاریخ المشاہیر ص ۱۸۸'' پر ابن تومرت کے حالات لکھنے کے بعد تحریر فرمایا ہے کہ قارئین ان حالات کو پڑھیں اور دیکھیں کہ مہدی کے نام سے دنیا میں بالخصوص دنیائے اسلام میں کیا کچھ ہو چکا ہے، مجھے اس مقام پر اس قدر لکھ دینا چاہیے کہ ظہور مہدی کے متعلق اگرچہ روایات بکثرت ہیں جن کا شمار درجنوں پر ہے مگر ایسی حدیث ایک بھی نہیں ہے جو محدثین کے مسلمہ اصول تنقید کے مطابق صحیح مسند مرفوع کا درجہ رکھتی ہو۔ العلم عند اللہ۔

بزرگوں کا ''کشف'' ہے کہ ان حضرات کا اجتہاد، امام صاحبؒ کے اجتہاد سے ملتا جلتا اور مشابہ ہوگا، اب معترض نے یہ نہیں دیکھا کہ کشف حجت شرعیہ بھی ہے یا نہیں؟ مشبہ اور مشبہ بہ میں کوئی فرق بھی ہوتا ہے یا دونوں کا مکمل طور پر متحد ہونا ضروری ہے؟ اور اس پر اعتراض کی بنیاد کھڑی کر دی، حالانکہ نہ تو کشف ہی حجت شرعیہ ہے اور نہ ہی مشبہ و مشبہ بہ میں مکمل اتحاد ضروری ہے لہٰذا یہ اعتراض لغو اور بیکار ہے۔

الغرض! کچھ لوگ ظہور مہدی کے منکر ہو گئے اور کچھ لوگوں نے دعویٰ مہدویت کرنے میں بھی کوئی خوف محسوس نہیں کیا اور نہایت بیباکی سے اپنے اس موقف پر ڈٹے رہے بلکہ ملا علی قاریؒ اور صاحب مظاہر حق کے مطابق تو بعض لوگوں نے اپنے گرد اوباشوں کی ایک جماعت اکٹھی کر کے لوگوں سے زبردستی اپنے ''مہدی'' ہونے کو منوانے کی کوشش کی، جس کا انجام بالآخر ناکامی ہوا۔

اس کی مکمل تفصیلات تو قارئین کرام آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں گے یہاں اجمالی طور پر کتاب سے متعلق چند باتیں عرض کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

(۱) اس کتاب میں امام مہدیؓ سے متعلق اہل سنت والجماعت کے عقائد بیان کئے گئے ہیں اس لیے امید ہے کہ اس موضوع سے متعلق اہل سنت والجماعت کے عقائد صحیحہ ہی قارئین کے ذہن میں جگہ پائیں گے۔

(۲) بعض وجوہات کی بناء پر کچھ باتیں مکرر بھی ہو گئی ہیں لیکن چونکہ موقع کی مناسبت کا لحاظ بھی ضروری تھا اس لیے اس تکرار کو حذف نہیں کیا گیا۔ امید ہے کہ قارئین کرام اس سے ملول نہ ہوں گے۔

(۳) پروف ریڈنگ میں انتہائی احتیاط برتی گئی ہے تاہم اگر بتقاضائے بشریت مضمون یا پروف ریڈنگ کی کوئی غلطی قارئین کرام پائیں تو اس کو میرے اساتذہ کی طرف منسوب کرنے کی بجائے میری کم علمی اور بے بضاعتی پر محمول کر کے مطلع فرمائیں۔ انشاء اللہ اپنی غلطی سے رجوع کرنے میں مجھے کوئی باک محسوس نہ ہوگا۔

ناسپاسی ہوگی کہ اگر میں اپنے انتہائی شفیق استاذ حضرت مولانا محمد یوسف خان صاحب مدظلہٗ کا شکریہ ادا نہ کروں جنہوں نے قدم قدم پر انگلی پکڑ پکڑ کر رہنمائی فرمائی، حق یہ ہے کہ اس کتاب کو انہی کی طرف منسوب کیا جائے، نیز اس موقع پر میں اپنے انتہائی مشفق سرپرست، مربی اور جان و دل سے زیادہ عزیز حضرت مولانا محمد تکفیل خان صاحب دامت برکاتہم کے مشوروں اور ہدایات کو بھی فراموش نہ کر سکوں گا، تقریظات لکھنے والے اساتذہ و مشائخ بالخصوص، جامعہ اشرفیہ کے سب سے اولین مدرس، میرے محبوب استاذ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب ''اطال اللہ عمرہ'' جن کو حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ ''چلتا پھرتا کتب خانہ'' کہا کرتے تھے، کتاب کی نشر و طباعت کا اہتمام کرنے والے استاذ محترم مولانا محمد ناظم اشرف صاحب مدظلہٗ اور کسی طرح بھی تعاون کرنے والوں کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی شایانِ شان اجر جزیل عطا فرمائے اور ان کے طفیل اس روسیاہ کی بھی مغفرت فرما دے۔ آمین

محمد ظفر

۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۵ھ

﴿مقدمہ﴾

جانشینِ شیخ موسیٰؒ، استاذ العلماء، استاذ الحدیث
حضرت مولانا پروفیسر محمد یوسف خان صاحب دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم. اما بعد!

دور حاضر میں عقائد ونظریات کے بدلتے ہوئے مختلف رجحانات میں سے ایک رجحان امام مہدیؒ اور ان کے ظہور سے متعلق بھی ہے۔ اسی مقصد کی خاطر مختلف ممالک میں مختلف دعوے روز بروز بلند ہوتے رہتے ہیں چنانچہ کہیں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ سنائی دیتا ہے اور کہیں مہدیٔ موعود ہونے کے دعوے کانوں میں پڑتے ہیں۔ کہیں سے یہ شور بلند ہوتا ہے کہ ۲۰۰۴ء میں ظہور مہدی ہو رہا ہے اور کہیں سے یہ نعرہ لگتا ہے کہ امام مہدیؒ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ظہور و نزول کا وقت انتہائی قریب آ گیا ہے۔ بس ایک دو سالوں میں ایسا ہونے والا ہے۔

بعض حضرات اپنی اپنی جماعت کے افراد کو امام مہدیؒ کے متبعین قرار دینے میں کوشاں نظر آتے ہیں اور بعض حضرات ایڑی چوٹی کا زور لگا کر اپنے سرکردہ افراد یا قائدین پر امام مہدیؒ کی علامات چسپاں کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ دورِ جدید میں یہ ذہن بن چکا ہے کہ ہر شخص اپنے مخاطبین کے سامنے کوئی ایسی نئی بات پیش کرنا چاہتا ہے جو اس سے پہلے کسی نے نہ کی ہو،

اور اس سے اس کا مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہوتا کہ مخاطبین پر اس کا رعب بیٹھ جائے خواہ اس کو علم و دانش کی راہ سے کوئی مس ہو یا نہ ہو، اور وہ بات سنجیدگی و وقار کے دائرے میں آتی ہو یا نہ۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ جس نئی بات اور نئے دعوے کو وہ پیش کر رہا ہے، نجانے وہ اس پر چسپاں بھی ہوتا ہے یا نہیں؟

یہ تو تصویر کا ایک رخ تھا، اس کا ایک دوسرا رخ بھی ہے جس میں ظہور مہدیؒ کے انکار کی روح کارفرما نظر آتی ہے چنانچہ کبھی محدثانہ انداز سے جرح وتنقید کے ذریعے ظہور مہدی کا انکار کیا جاتا ہے اور کبھی اس سلسلے کی احادیث کو ایرانی اور عجمی تخیلات کا نتیجہ قرار دیا جاتا ہے۔ کبھی یہ دعویٰ تراشا جاتا ہے کہ ظہور مہدی سے متعلق احادیث کو عربی تخیلات اور قرآن کی صحیح اسپرٹ سے کوئی سروکار نہیں اور کبھی یہ کہہ کر ظہور مہدی کا انکار کر دیا جاتا ہے کہ قرآن کریم میں امام مہدیؒ اور ان کے ظہور کا کوئی تذکرہ نہیں، کبھی ظہور مہدی کے عقیدے کو اپنانے پر اسے مصیبت قرار دیا جاتا ہے اور کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ امام مہدیؒ کے متعلق زوردار ثبوت بالکل نہیں ہے۔

اربابِ عقل پر یہ بات مخفی نہیں ہے کہ یہ دونوں نظریئے افراط وتفریط پر مبنی ہیں، اہل سنت والجماعت میں سے کسی بزرگ نے نہ تو اپنے لیے مہدویت کا دعویٰ کیا اور نہ ظہور مہدی کا انکار کیا بلکہ انہوں نے اس کو بعینہ اسی طرح تسلیم کیا جیسا کہ احادیث میں اس کی وضاحت آئی ہے۔

اس رسالے کی وجہ ترتیب ایک تو یہی بنی کہ لوگ اس سلسلے میں بہت زیادہ افراط وتفریط کا شکار ہیں اور ان کو حق بات اور مستند معلومات تک رسائی حاصل نہیں۔ دسری وجہ اور محرک یہ بنا کہ دور جدید کی دینی مطالعاتی کتب میں امام مہدیؒ کے حوالے سے اسلامی تعلیمات کا تذکرہ مفقود ہوتا جا رہا ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ دور حاضر کے فارغ التحصیل علماء بھی امام مہدیؒ کے بارے میں اتنی معلومات نہیں رکھتے کہ وہ اپنے مخاطب کو مطمئن کر سکیں، کتب حدیث میں جہاں کہیں امام مہدیؒ کا تذکرہ آتا ہے اس کا سرسری طور پر مطالعہ کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے یہی لوگ بعد میں یا تو ظہور مہدی کے قطعی

منکر ہو جاتے ہیں یا اس موضوع کو اپنے ذہن میں بالکل جگہ نہیں دے پاتے۔

ان وجوہات اور محرکات کی بناء پر اس موضوع کا انتخاب کیا گیا تا کہ قرآن و حدیث کی تعلیمات اور اکابر محدثین و علماء کے اقوال و آراء قارئین کرام کے سامنے پیش کر دیئے جائیں اور امام مہدیؓ کے بارے میں قرآن و سنت کی مستند معلومات اور اس بارے میں درست عقائد ہی ذہن میں جگہ پا سکیں۔

اس رسالے کو سات ابواب اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا گیا ہے جس کا اجمالی خاکہ یوں ہے:

باب اول .... عقیدۂ ظہور مہدیؓ

باب دوم .... نام و نسب اور سیرت

باب سوم .... علامات ظہور مہدیؓ

باب چہارم........... ظہور مہدیؓ سے قبل کے واقعات

باب پنجم .... ظہور مہدیؓ ترتیب زمانی کے ساتھ واقعات کے تناظر میں

باب ششم .... امام مہدیؓ سے متعلق صحیحین کی روایات، ۳۷ صحابہؓ و صحابیاتؓ کی روایات

باب ہفتم .... منکرین و مدعیان مہدویت

خاتمہ .... علماء کرام کے فتاوی

آخر میں عزیزم مولوی محمد ظفر سلمہ کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں کہ عزیزم موصوف نے احقر کی گذارشات کے مطابق انتہائی جانفشانی، مسلسل جدوجہد، لگن اور محنت سے مواد کی جستجو کی، اسے جمع کیا اور عمدہ ترتیب کے ساتھ اسے پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

اللہ رب العزت موصوف کی عمر، علم اور عمل میں برکت عطا فرمائے اور کتاب کے ناشر مولانا محمد ناظم اشرف سلمہ کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے۔

احقر

محمد یوسف خان عفی عنہ

باب اوّل

﴿عقیدۂ ظہور مہدیؓ﴾

قرآنی آیات کا ظہور مہدیؓ کی طرف اشارہ، تواترِ احادیث مہدیؓ، امام اور رضی اللہ عنہ کا خطاب، اسماء صحابہؓ مع حوالہ جات، علماء کرام کی آراء، اسماءِ کتب، امام مہدیؓ افضل یا شیخینؓ؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس دنیا کی ایک ابتداء تھی اور ایک انتہاء ہے، ابتداء ہو چکی اور انتہاء قریب ہے جس کے لیے وقوع قیامت کو علامت قرار دیا گیا ہے اور ان علامات کی صراحت صحیح احادیث میں کثرت سے موجود ہے۔

بنیادی طور پر علامات قیامت کو دو قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے چنانچہ محمد تاج عبدالرحمٰن العروسی اپنی کتاب "عقیدة المسلم فی ضوء الکتاب والسنة" کے ص ۳۳۷ پر رقم طراز ہیں:

> "علاماتِ قیامت میں سے بعض علامات چھوٹی ہیں اور بعض بڑی۔ پھر چھوٹی علامات کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) وہ علامات جو واقع ہو چکی ہیں۔ (۲) وہ علامات جو اب تک واقع نہیں ہوئیں۔ اول قسم میں وہ علامات بھی شامل ہیں جو کہ پوری ہو چکیں اور وہ بھی کہ جن کا ظہور یکدم نہیں ہوا بلکہ آہستہ آہستہ ہوا، اسی طرح وہ علامات بھی کہ جو مکرر واقع ہوئیں اور وہ بھی جو مستقبل میں کثرت سے واقع ہوں گی۔"

پھر آگے انہوں نے ہر ایک کی تفصیلات مثالوں کے ذریعے پیش کی ہیں جن سے فی الحال یہاں بحث کرنا مقصود نہیں۔

علامات قیامت میں سے ایک علامت "ظہور مہدی" بھی ہے جس پر اس رسالے میں قدرے تفصیل سے گفتگو کی جائے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

"ظہور مہدی" سے متعلق عقیدے کی بحث سے پہلے اس موضوع سے متعلق قرآنی آیات کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

﴿وہ آیات جن میں امام مہدیؓ کی طرف اشارہ موجود ہے﴾

حضرت امام مہدیؓ کا ذکر قرآن کریم میں صراحۃً تو نہیں البتہ ایک دو آیتوں میں ان کی طرف اشارہ ضرور پایا جاتا ہے اور وہ یہ ہیں:

(۱) ﴿ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَ سَعٰى فِيْ خَرَابِهَا اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَا اِلَّا خَآئِفِيْنَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴾ (البقرہ: آیت نمبر ۱۱۴)

اس آیت کے تحت علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

﴿وفسر هٰؤلاء الخزی فی الدنیا بخروج المهدی عندسدی وعکرمة ووائل بن داؤد﴾ (تفسیر ابن کثیر: ج ا ص ۲۰۸)

''اور ان لوگوں (یہودیوں اور عیسائیوں) کے لیے دنیا میں رسوائی کی تفسیر، سدی، عکرمہ اور وائل بن داؤد کے نزدیک ''خروج مہدی'' سے کی گئی ہے۔''

اگرچہ یہ تفسیری قول کہ دنیا میں یہودیوں اور عیسائیوں کی اصل رسوائی خروج مہدیؓ کے وقت ہوگی، سدی، عکرمہ اور وائل بن داؤد کا ہے لیکن چونکہ احادیث سے ثابت شدہ واقعات اس کی تائید کر رہے ہیں اس لیے اس کو صحیح مان لینے میں بظاہر کوئی حرج بھی نہیں۔

(۲) اسی طرح علامہ ابن کثیرؒ ہی نے آیتِ قرآنی

﴿ وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَ بَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ﴾ (المائدہ: ۱۲)

کے تحت بارہ خلفاء والی روایت ذکر کی ہے کہ اس امت میں بارہ نیک و عادل

خلفاء ہوں گے اور یہ روایت مسند احمد کے حوالے سے بدیں الفاظ منقول ہے۔

﴿عن مسروق قال كنا جلوسا عند عبدالله بن مسعود رضي الله عنهما وهو يقرئنا القرآن فقال له رجل يا ابا عبدالرحمٰن! هل سألتم رسول الله ﷺ كم يملك هذه الامة من خليفة؟ فقال عبدالله ما سالني عنها احد منذ قدمت العراق قبلك ثم قال نعم ولقد سالنا رسول الله ﷺ فقال اثنا عشر كعدة نقباء بني اسرائيل. هذا حديث غريب من هذا الوجه واصل هذا الحديث ثابت في الصحيحين من حديث جابر بن سمرة رضي الله عنه قال سمعت النبي ﷺ يقول لا يزال امر الناس ماضيا ما وليهم اثنا عشر رجلا ثم تكلم النبي ﷺ بكلمة خفيت على فسالت اى ماذا قال النبي ﷺ؟ قال كلهم من قريش. وهذا لفظ مسلم و معنى هذا الحديث البشارة بوجود اثنى عشر خليفة صالحا يقيم الحق و يعدل فيهم ولا يلزم من هذا تواليهم و تتابع اياهم بل وقد وجدمنهم اربعة على نسق وهم الخلفاء الاربعة ابو بكر و عمر و عثمان و على رضى الله عنهم ومنهم عمر بن عبدالعزيز بلاشك عندالائمة وبعض بني العباس ولا تقوم الساعة حتى تكون ولايتهم لا محالة والظاهران منهم المهدى المبشربه في الاحاديث الواردة بذكره فذكرانه يواطئ اسمه اسم النبي ﷺ واسم ابيه اسم ابيه فيملأالارض عدلا و قسطا كما ملئت جورا وظلما﴾ (تفسیر ابن کثیر: ج۲ص۴۷)

''مسروق کہتے ہیں کہ (ایک دن) ہم حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ ہمیں قرآن پڑھا رہے تھے کہ ایک آدمی نے ان سے سوال کیا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! کیا آپ لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ پوچھا تھا کہ اس امت میں کتنے خلفاء ہوں گے؟ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ جب سے میں عراق آیا ہوں، تجھ سے پہلے کسی نے یہ سوال نہیں کیا، پھر فرمایا کہ ہاں! ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارے میں سوال کیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس امت میں بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر یعنی بارہ خلفاء ہوں گے، یہ حدیث اس سند سے تو ایک ہی راوی سے مروی ہے لیکن اس کی اصل بخاری و مسلم میں حضرت جابر بن سمرہؓ کی حدیث سے موجود ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگوں کا یہ امر (دین) ٹھیک ٹھیک چلتا رہے گا جب تک کہ بارہ آدمی زمین میں حکمران (خلیفہ) نہ ہو جائیں، پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آہستہ سے ایک بات کہی (جو میں سن نہ سکا) تو میں نے (پاس بیٹھے ہوئے ایک صاحب سے) پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟ اس نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ بارہ کے بارہ خلفاء قریش میں سے ہوں گے۔ روایت کے یہ الفاظ امام مسلم نے نقل کیے ہیں:

اس حدیث کا مقصد بارہ صالح خلفاء کے وجود کی بشارت دینا ہے جو لوگوں میں حق اور انصاف کو قائم کریں گے لیکن اس حدیث سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ بارہ خلفاء یکے بعد دیگرے لگاتار آئیں گے، بلکہ ان میں سے چار تو علی الترتیب خلفاء اربعہ یعنی ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم ہی ہیں اور باتفاق ائمہ عمر

بن عبدالعزیزؒ بھی ان میں شامل ہیں، نیز بنو عباس کے بعض خلفاء
بھی ان میں سے ہیں اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی
جب تک کہ یہ سب خلیفہ نہ ہو جائیں، اور اس سے یہ بات ظاہر
ہوتی ہے کہ ان بارہ خلفاء میں امام مہدیؒ بھی داخل ہیں جن کے
متعلق احادیث میں بشارت آئی ہے چنانچہ ایک حدیث میں یہ بھی
ہے کہ امام مہدیؒ کا نام، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام جیسا ہوگا اور ان کے
والد کا نام، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد کے نام جیسا ہوگا اور وہ زمین کو
عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دے گا جیسے وہ پہلے ظلم وستم سے
بھری ہوئی ہوگی۔"

﴿ظہور مہدیؒ اہلسنت والجماعت کا عقیدہ﴾

چونکہ حضرت امام مہدیؒ کا ظہور اہل سنت والجماعت کے عقائد میں شامل ہے
اس لیے اس پر عقائد کی روشنی میں بحث کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے چنانچہ اہل سنت
والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ اخیر زمانے میں امام مہدیؒ کا ظہور برحق اور صدق ہے اور ان
کا ظہور اس قدر روایات سے ثابت ہے کہ جن پر تواتر معنوی کا دعویٰ کیا جا سکتا ہے چنانچہ
محدث شہیر مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے مشکوۃ شریف کی شرح "التعلیق الصبیح" ج ٦
ص ۱۹۸ پر شرح عقیدہ سفارینیہ ج ۲ ص ۸۰ سے نقل کیا ہے۔

﴿قال السفارینی قد کثرت الروایات بخروج المهدی
حتی بلغت حدالتواتر المعنوی وشاع ذلک بین علماء
السنة حتی عد من معتقداتهم فالایمان بخروج
المهدی واجب کما هو مقرر عنداهل العلم و مدون فی
عقائد اهل السنة والجماعة﴾

"امام سفارینی نے فرمایا ہے کہ خروج مہدیؒ کی روایات اتنی کثرت

کے ساتھ موجود ہیں کہ وہ تواتر معنوی کی حد تک پہنچ چکی ہیں اور یہ
بات علماء اہل سنت کے درمیان اس درجے مشہور ہے کہ وہ ان کے
عقائد میں شمار ہوتی ہے بس امام مہدیؒ کے ظہور پر حسب بیان علماء
وعقائد اہل سنت والجماعت، ایمان لانا ضروری ہے۔''

اسی طرح بذل المجہود شرح ابوداؤد میں حدیث "لو لم یبق من الدنیا ..... الخ" کی شرح میں مرقوم ہے۔

﴿حاصل معنی الحدیث ان بعثه مؤكد يقيني لا بدان
يكون﴾ (بذل المجہود: ج۵ص۱۰۱)

''حدیث کا حاصل معنی یہ ہے کہ امام مہدیؒ کا بھیجا جانا مؤکد اور
یقینی بات ہے اور ایسا ہونا ضروری ہے۔''

نیز حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ اپنی کتاب ''عقائد الاسلام'' حصہ اول کے ص۶۴ پر'' فائدہ جلیلہ'' کے عنوان کے تحت تحریر فرماتے ہیں۔

''اہل سنت والجماعت کے عقائد میں ہے کہ امام مہدیؒ کا ظہور اخیر
زمانے میں حق اور صدق ہے، اس پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے اس
لیے کہ امام مہدیؒ کا ظہور احادیث متواترہ اور اجماع امت سے
ثابت ہے اگرچہ اس کی بعض تفصیلات اخبار آحاد سے ثابت ہیں،
عہد صحابہ و تابعین سے لے کر اس وقت تک امام مہدیؒ کے ظہور کو
مشرق ومغرب میں ہر طبقہ کے مسلمان علماء اور صلحاء عوام اور خواص
ہر قرن اور ہر عصر میں نقل کرتے چلے آئے ہیں۔''

اسی طرح حضرت مولانا سید بدر عالم مہاجر مدنیؒ نے بھی ترجمان السنۃ ج۴ص ۳۷۸ پر شرح عقیدہ سفارینیہ کے حوالے سے ظہور مہدیؒ کی روایات پر تواتر معنوی کا دعویٰ کیا ہے اور شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے بھی '' آپ کے مسائل اور ان کا حل'' کی جلد اول میں ایک صاحب کے سوال کا جواب دیتے ہوئے اس پر قدرے تفصیلی

بحث فرمائی ہے اور ظہور مہدیؓ کو اہل سنت والجماعت کے عقائد میں شمار کیا ہے۔

﴿ظہور مہدیؓ کی قطعیت﴾

ظہور مہدیؓ اس قدر یقینی بات اور ہمارے عقیدے کا حصہ ہے کہ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس سلسلے میں ملا علی قاریؒ نے مرقاۃ ج ۱۰ ص ۱۷۴ پر مسند احمد اور ابوداؤد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت نقل کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿لو لم یبق من الدھر الا یوم لبعث اللّٰہ تعالٰی رجلا من اھل بیتی یملأھا عدلا کما ملئت جورا، ورواہ ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ مرفوعا لو لم یبق من الدنیا الّا یوم لطول اللّٰہ ذلک الیوم حتی یملک رجل من اھل بیتی یملک جبال الدیلم والقسطنطینیۃ﴾

(مرقاۃ المفاتیح: ج ۱۰ ص ۱۷۴)

''اگر زمانے کا صرف ایک دن بچے (اور مہدیؓ نہ آئے، علامات قیامت پوری ہو جائیں) تب بھی اللہ تعالیٰ میرے گھر والوں میں سے ایک آدمی کو بھیج کر رہیں گے جو زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم وستم سے بھری ہوئی ہو گی، اور ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ اگر دنیا کی مدت ختم ہونے میں صرف ایک دن بچے (تب بھی ظہور مہدیؓ کے لیے) اللہ تعالیٰ اس دن کو اتنا طویل کر دیں گے کہ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی دیلم اور قسطنطنیہ کے پہاڑوں کا مالک ہو جائے۔''

﴿امام مہدیؒ کے لیے ''رضی اللہ عنہ'' کا خطاب﴾

اہل سنت والجماعت امام مہدیؒ کو نہ تو مامور من اللہ سمجھتے ہیں اور نہ ان کا درجہ انبیاء کرام علیہم السلام کے برابر مانتے ہیں اور ہمارے یہاں جو ان کو ''امام'' کہا جاتا ہے اس سے کسی خاص گروہ کا اصطلاحی امام مراد نہیں چنانچہ شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، امام مہدیؒ کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

> ''حضرت مہدی علیہ الرضوان کے لیے ''رضی اللہ عنہ'' کے پرشکوہ الفاظ پہلی بار میں نے استعمال نہیں کیے بلکہ اگر آپ نے مکتوبات امام ربانیؒ کا مطالعہ کیا ہے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ مکتوبات شریفہ میں امام ربانی مجدد الف ثانیؒ نے حضرت مہدیؒ کو انہی الفاظ سے یاد کیا ہے......الخ۔'' (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ج ا ص ۲۷۱)

معلوم ہوا کہ حضرت امام مہدیؒ کو ''رضی اللہ عنہ'' کہنا جائز ہے اور اگر صرف اسی بات کو دیکھ لیا جائے کہ امام مہدیؒ، حضرت عیسٰی علیہ السلام کے صحابی ہوں گے تو ان کے لیے ''رضی اللہ عنہ'' کا لفظ استعمال کرنے پر کوئی اعتراض ہی نہیں ہوتا۔

﴿حضرت مہدیؒ کے لیے ''امام'' کا خطاب﴾

اسی طرح حضرت مہدیؒ کے لیے ''امام'' کا لفظ استعمال کرنے میں بھی کوئی قباحت نہیں چنانچہ حضرت لدھیانویؒ مذکورہ سائل ہی کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

> ''جناب کو حضرت مہدیؒ کے لیے ''امام'' کا لفظ استعمال کرنے پر بھی اعتراض ہے اور آپ تحریر فرماتے ہیں کہ ''قرآن مقدس اور حدیث مطہرہ سے امامت کا کوئی تصور نہیں ملتا'' اگر اس سے مراد ایک خاص گروہ کا نظریہ امامت ہے تو آپ کی یہ بات صحیح ہے مگر جناب کو یہ بدگمانی نہیں ہونی چاہیے تھی کہ میں نے بھی ''امام'' کا

لفظ اسی اصطلاحی مفہوم میں استعمال کیا ہوگا۔ کم سے کم امام مہدی کے ساتھ ''رضی اللہ عنہ'' کے الفاظ کا استعمال ہی اس امر کی شہادت کے لیے کافی ہے کہ ''امام'' سے یہاں ایک خاص گروہ کا اصطلاحی امام مراد نہیں'' (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ج ا ص ۲۷۲)

نیز حضرت لدھیانویؒ تحریر فرماتے ہیں کہ:

''امام مہدی علیہ الرضوان نبی نہیں ہوں گے اس لیے ان کا درجہ پیغمبروں کے برابر ہرگز نہیں ہو سکتا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو حضرت مہدیؒ کے زمانے میں نازل ہوں گے وہ بلاشبہ پہلے ہی سے اولوالعزم نبی ہیں'' (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ج ا ص ۲۷۶)

حضرت امام مہدیؒ کے بارے میں اہل حق کا فتویٰ

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے بارے میں اہل حق کے اتفاقی قول کو نقل کرتے ہوئے حضرت لدھیانویؒ رقم طراز ہیں:

''حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے اور جس پر اہل حق کا اتفاق ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی نسل سے ہوں گے اور نجیب الطرفین سید ہوں گے۔ ان کا نام نامی محمد اور والد کا نام عبداللہ ہوگا۔ جس طرح صورت و سیرت میں بیٹا باپ کے مشابہ ہوتا ہے اسی طرح وہ شکل و شباہت اور اخلاق و شمائل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ ہوں گے، وہ نبی نہیں ہوں گے، نہ ان پر وحی نازل ہوگی، نہ وہ نبوت کا دعویٰ کریں گے، نہ ان کی نبوت پر کوئی ایمان لائے گا۔

ان کی کفار سے خونریز جنگیں ہوں گی۔ ان کے زمانے میں کانے دجال کا خروج ہوگا اور وہ لشکر دجال کے محاصرے میں گھر جائیں

گے۔ٹھیک نماز فجر کے وقت دجال کو قتل کرنے کے لیے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور فجر کی نماز حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں پڑھیں گے،نماز کے بعد دجال کا رخ کریں گے، وہ لعین بھاگ کھڑا ہوگا،حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کا تعاقب کریں گے اور اسے باب لد پر قتل کردیں گے،دجال کا لشکر تہہ تیغ ہوگا اور یہودیت ونصرانیت کا ایک ایک نشان مٹادیا جائے گا۔

یہ ہے وہ عقیدہ جس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر تمام سلف صالحین،صحابہ وتابعین اور ائمہ مجددین معتقد رہے ہیں''

(آپ کے مسائل اور ان کا حل: ج ۱ص ۲۶۷)

﴿امام مہدیؒ سے متعلق روایات کے راوی صحابۂ کرام علیہم الرضوان﴾

اس سے قبل آپ حضرات یہ پڑھ آئے ہیں کہ ظہور مہدیؒ کی روایات اس قدر کثرت سے مروی ہیں کہ ان پر تواتر معنوی کا دعویٰ کیا جاسکتا ہے۔اس بات کو ثابت کرنے کے لیے یہاں ان صحابہ کرامؓ کی فہرست مع حوالہ جات کے دی جارہی ہے جنہوں نے امام مہدیؒ سے متعلق روایات نقل کی ہیں اور ان کی روایات آپ اسی کتاب کے باب ششم میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

نمبر شمار	نام صحابی	حوالہ جات
(۱)	حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ	كتاب البرهان ج ۲ ص ۵۵۲
(۲)	حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ	كتاب البرهان ج ۲ص ۵۹۱، بحواله افراد للدارقطني والتاريخ لابن عساكر.

(۳)	حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	مسند ابی یعلی ج ۱ ص ۳۵۹، المصنف لعبدالرزاق ج ۱۱ ص ۳۷۳، ابوداؤد ج ۲ ص ۲۳۹، ابن ماجه ۳۰۸۰
(۴)	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ	التذکره للقرطبی ص ۷۰۳
(۵)	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	کتاب الفتن ص ۲۶۲، ترجمان السنة ج۴ ص ۲۰۲،مسلم شریف ۷۲۴۴
(۶)	حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا	کتاب الفتن ص ۲۲۷، کتاب البرهان، ج ۲ ض ۷۰۷،مسلم شریف ۷۲۴۲، ابن ماجه ۴۰۴۳
(۷)	حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا	الاشاعة لاشراط الساعة ص ۲۴۲،ترمذی ۲۱۸۴، ابن ماجه ۳۰۶۴
(۸)	حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا	کتاب البرهان، ج ۲ ص ۶۶۲
(۹)	حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا	ابوداؤد، ج۲ ص ۲۴۰، مشکوٰة ص ۴۷۱، ترجمان السنة ج ۴ ص ۳۵، مسلم شریف ۷۲۴۰، ابن ماجه ۴۰۶۰
(۱۰)	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	ترمذی ج ۲ ص ۴۶، ترجمان السنة ج ۴ ص ۳۸۴، الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۷۰، مسلم ۷۲۸۱، ابوداؤد ۴۲۸۲، ابن ماجه ۴۰۸۲

(۱۲)	حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ	المصنف لعبدالرزاق ج ۱۱ ص ۳۷۱، ابوداؤد ج ۲ ص ۲۳۹، ترمذی ج ۲ ص ۳۶،ابن ماجه ۴۰۸۳
(۱۳)	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ	ترمذی ج۲ص ۴۶،بخاری ۳۴۴۹.۷۱۱۰ مسلم شریف ۷۲۷۵.۷۲۷۲
(۱۴)	حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ	مشکوٰة ص ۴۷۱، ترجمان السنة ج ۴ ص ۳۸۱، ابن ماجه ۴۰۸۴
(۱۵)	حضرت عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ	کتاب البرهان ج ۲ ص ۷۴۸، ابن ماجه ۴۰۸۸
(۱۶)	حضرت انس رضی اللہ عنہ	کتاب البرهان ج ۲ ص ۵۶۷، ابن ماجه ۴۰۸۷
(۱۷)	حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ	الحاوی للفتاوی ج۲ ص ۷۵
(۱۸)	حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ	ترجمان السنة ج ۴ ص ۳۹۹، الاشاعة لاشراط الساعة ص ۲۲۳
(۱۹)	حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ	کتاب البرهان ج ۲ ص ۵۸۲
(۲۰)	حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما	کتاب الفتن ص ۲۳۸
(۲۱)	حضرت عمار رضی اللہ عنہ	کتاب الفتن ص ۲۳۶، کتاب البرهان ج۲ ص ۵۲۱

(۲۲)	حضرت عباس رضی اللہ عنہ	آثار القیامہ فی حجج الکرامہ ص ۳۵۶، الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۹۷
(۲۳)	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما	کتاب الفتن ص ۲۶۴، کتاب البرهان ج ۲ ص ۵۱۳، ص ۷۳۱
(۲۴)	حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ	کتاب البرهان ج ۲ ص ۵۴۶
(۲۵)	حضرت حسین رضی اللہ عنہ	کتاب البرهان ج ۲ ص ۶۵۲
(۲۶)	حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ	کتاب البرهان ج۲ ص ۵۱۰
(۲۷)	حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ	کتاب البرهان ج ۲ ص ۶۶۷
(۲۸)	حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ	کتاب الفتن ص ۳۶۰
(۲۹)	حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ	کتاب الفتن ص ۲۶۰
(۳۰)	حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ	کتاب البرهان ج ۲ ص ۶۱۱، ترجمان السنة ج ۴ ص ۳۹۶، ابوداؤد ۴۲۹۲
(۳۱)	حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا	کتاب البرهان ج ۲ ص ۵۲۳، کتاب الفتن ص ۲۳۷
(۳۲)	حضرت قرۃ المزنی رضی اللہ عنہ	الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۴۷
(۳۳)	حضرت قیس بن جابر رضی اللہ عنہ	الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۹۵

(۳۴)	حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ	الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۱۰۲، ابـــو داؤد ۴۲۷۹. ۴۲۸۱، ترمذی ۲۲۲۳
(۳۵)	حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ	کتاب الفتن ص ۱۹۰،
(۳۶)	حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ	مسلم شریف ۷۲۷۶
(۳۷)	حضرت ذی مخبر رضی اللہ عنہ	ابو داؤد ۴۲۹۲

علماء کرام کی احادیث مہدیؒ کی بابت آراء

احادیث مہدیؓ کے راوی صحابہ کرام علیہم الرضوان کی اجمالی فہرست آپ ملاحظہ فرما چکے اب آپ احادیث مہدیؓ کی بابت علماء کرام کی آراء بھی ملاحظہ فرمالیں:

شیخ یوسف بن عبداللہ الوابل اپنی کتاب ''اشراط الساعۃ'' کے ص ۲۵۹ پر ''تواتر احادیث المہدی'' کے عنوان کے تحت تحریر فرماتے ہیں کہ ''میں نے امام مہدیؓ کے سلسلے کی جو روایات ذکر کی ہیں (اور ان سے زیادہ وہ روایات جو میں نے بخوف طوالت چھوڑ دی ہیں) وہ تواتر معنوی کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں جیسا کہ علماء نے اس کی تصریح کی ہے، ان میں سے چند علماء کے اقوال میں یہاں بھی ذکر کرتا ہوں۔

(۱) حافظ ابوالحسن آبریؒ کی رائے:

''امام مہدیؓ کے تذکرہ سے متعلق احادیث بڑی شہرت کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تواتراً منقول ہیں، نیز یہ کہ وہ آپ کے اہل بیت میں سے ہوں گے، سات سال تک حکومت کریں گے۔ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو امام مہدیؓ دجال کے قتل کے سلسلے میں ان کی مدد کریں گے اور یہ کہ وہ اس امت کے امام ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی اقتداء کریں گے۔''

(۲) سید محمد برزنجیؒ کی وضاحت:

''تیسرا باب ان بڑی اور قریبی علامات کے بیان میں ہے جن کے بعد قیامت آجائے گی اور یہ علامات بہت زیادہ ہیں۔ منجملہ ان

کے ایک امام مہدیؓ کا ظہور ہے جو کہ قیامت کی پہلی بڑی علامت ہے اور یہ بات آپ کو معلوم ہونی چاہیے کہ اس سلسلے میں مختلف روایات اس قدر کثرت سے مروی ہیں کہ ان کا شمار نہیں ہوسکتا۔''

اور دوسرے مقام پر فرمایا کہ ''یہ بات تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ امام مہدیؓ کے وجود اور آخر زمانے میں ان کے ظہور اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسل سے ہونے کی احادیث تواتر معنوی کی پہنچی ہوئی ہیں لہٰذا ان کا انکار کرنے کا کوئی مطلب نہیں۔''

(۳) علامہ سفارینیؒ کا بیان:

''امام مہدیؓ کے ظہور کی روایات کثرت سے وارد ہوئی ہیں حتیٰ کہ وہ تواتر معنوی کی حد کو پہنچ چکی ہیں اور یہ بات علماء اہل سنت والجماعت کے درمیان مشہور اور ان کے عقائد میں سے ہے۔ اس کے بعد علامہ سفارینیؒ نے ظہور مہدیؓ سے متعلق احادیث و آثار اور ان کے راوی صحابہؓ کے نام ذکر کیے ہیں اور فرمایا کہ مذکورہ اور غیر مذکور صحابہ اور متعدد تابعین سے اس سلسلے کی اتنی روایات متعددہ مروی ہیں کہ وہ سب مل کر علم قطعی کا فائدہ دیتی ہیں لہٰذا امام مہدیؓ کے ظہور پر ایمان لانا واجب ہے جیسا کہ یہ بات اہل علم کے یہاں ثابت شدہ اور اہل سنت والجماعت کے عقائد میں داخل ہے۔''

(۴) قاضی شوکانیؒ کی تحقیق:

''امام مہدیؓ کی آمد کے بارے میں جن روایت پر باآسانی مطلع ہونا ممکن ہے۔ وہ پچاس احادیث ہیں جن میں سے کچھ صحیح، کچھ حسن اور کچھ ایسی ضعیف ہیں کہ ان کے ضعف کی تلافی ہو جاتی

ہے۔لیکن ان روایات سے جو مجموعی بات حاصل ہوتی ہے وہ متواتر ہے اور اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کیونکہ اصولِ حدیث کی اصطلاح کے مطابق اگر کسی سلسلے میں پچاس سے کم روایات مروی ہوں تو اس سے تواتر حاصل ہو جاتا ہے، باقی رہے صحابہ کرامؓ کے وہ ارشادات جن میں امام مہدیؒ کے نام کی صراحت آئی ہے وہ تو بہت زیادہ ہیں اور ان کا حکم بھی وہی ہے جو مرفوع روایت کا ہوتا ہے اس لیے کہ اس قسم کے واقعات کے بارے میں اجتہاد کی بنیاد پر اپنی رائے کا اظہار نہیں کیا جا سکتا۔"

(۵) نواب صدیق حسن خانؒ کی رائے:

"امام مہدیؒ کے بارے میں مختلف روایات بہت کثرت سے وارد ہوئی ہیں جو تواترِ معنوی کی حد کو پہنچی ہوئی ہیں اور یہ روایات اسلامی کتب کے مجموعہ جات مثلاً سنن، معاجم اور مسانید وغیرہ میں موجود ہیں۔"

(۶) شیخ جعفر کتانیؒ کا حوالہ:

"خلاصۂ کلام یہ ہے کہ مہدیٔ منتظر کے بارے میں احایث متواترہ موجود ہیں، اسی طرح خروج دجال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بھی متواتر احادیث موجود ہیں۔" (یہ تمام اقوال کتاب "اشراط الساعۃ" ص ۲۵۹ تا ص ۲۶۲ سے ماخوذ ہیں)

(۷) حافظ ابو جعفر عقیلیؒ کی وضاحت:

حافظ ابو جعفر عقیلیؒ اپنی کتاب "کتاب الضعفاء" میں علی بن نفیل نہدی کے حالات زندگی تحریر فرماتے ہوئے امام مہدیؒ سے متعلق اس کی روایت کردہ ایک حدیث

کے تحت فرماتے ہیں کہ:

''امام مہدیؒ کے بارے میں اس حدیث کے لیے اس کا کوئی متابع موجود نہیں اور نہ ہی یہ حدیث اس کے علاوہ کسی اور سے مشہور ہے البتہ اس سند کے علاوہ امام مہدیؒ کے بارے میں بہت سی جید احادیث وارد ہیں۔''

اسی طرح زیاد بن بیان الرقی کی سوانح حیات لکھتے ہوئے بھی کہا ہے کہ:

''امام مہدیؒ کے بارے میں بہت سی صحیح سند والی روایات موجود ہیں۔''

(۸) علامہ ابن حبانؒ کی تحقیق:

امام ابو حاتم ابن حبانؒ البستی نے اپنی صحیح میں متعدد ابواب امام مہدیؒ سے متعلق ذکر کر کے ان سے استدلال کیا ہے جس سے ان کے نزدیک بھی ان روایات کا صحیح اور قابل استدلال ہونا معلوم ہوتا ہے۔

(۹) امام ابوسلیمان خطابیؒ کا بیان:

امام ابوسلیمانی خطابیؒ، حضرت انس بن مالکؓ کی اس حدیث:

﴿لا تقوم الساعة حتى يتقارب الزمان وتكون السنة كالشهر والشهر كالجمعة.﴾ (الحدیث)

پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''سال کا مہینے کے برابر اور مہینے کا جمعہ کے برابر ہونا امام مہدیؒ کے زمانے میں ہوگا یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں یا پھر دونوں کے زمانے میں ہوگا۔''

(۱۰) امام بیہقیؒ کی رائے:

امام بیہقیؒ احادیث مہدیؓ پر یوں تبصرہ نگاری فرماتے ہیں:

''امام مہدیؓ کے ظہور سے متعلق وضاحت احادیث میں یقینی طور پر صحت کے ساتھ ثابت ہے اور یہ صحت سند کے اعتبار سے بھی ہے، نیز ان احادیث میں یہ بھی بیان ہے کہ امام مہدیؓ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد میں سے ہوں گے۔'' (کتاب البرہان: ج ۱ ص ۳۳۰ تا ۳۳۲)

یہ چند علماء کرام کے اقوال آپ کے سامنے مشتے از نمونہ خروارے کے طور پر پیش کیے گئے ہیں اور ابھی اس سے زیادہ پیش کیے جا سکتے ہیں لیکن بخوف طوالت انہیں ترک کیا جاتا ہے۔

اب یہاں امام مہدیؓ کے بارے میں تصنیف شدہ کتابوں کی اجمالی فہرست بھی ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

وہ کتابیں جن میں ضمناً امام مہدیؓ کا تذکرہ آیا ہے

(۱)	المصنف لعبدالرزاق	اس میں گیارہ احادیث مہدی ہیں۔
(۲)	کتاب الفتن	یہ سب سے زیادہ قدیم اور وسیع ماخذ ہے جس میں احادیث مہدیؓ کثرت سے موجود ہیں۔
(۳)	الجامع للترمذی	اس میں تین احادیث مروی ہیں۔
(۴)	المصنف لابن ابی شیبۃ	اس میں سولہ روایات ہیں۔
(۵)	سنن ابن ماجه	اس میں سات احادیث مروی ہیں۔
(۶)	سنن ابی داؤد	اس میں تیرہ احادیث مروی ہیں۔

جبکہ بخاری اور مسلم میں امام مہدی کا نام لیے بغیر کچھ احادیث ذکر کی گئی ہیں جس کی تفصیل قارئین آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرما سکیں گے۔

امام مہدیؓ کے بارے میں مستقل تصانیف

نمبر شمار	مصنف کا نام	کتاب کا نام
(۱)	ابن ابی خثیمہ بن زہیر بن حربؒ	بقول سہیلی کے انہوں نے اس موضوع کی احادیث کو جمع کیا تھا۔
(۲)	ابوالحسین احمد بن جعفر بن المناوی	علامہ ابن حجرؒ نے ان کے رسالے کا ذکر کیا ہے۔
(۳)	ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصبہانیؒ	ابن قیم نے ان کی کتاب کا نام ''کتاب المہدی'' اور سیوطی نے ''اربعین'' ذکر کیا ہے۔
(۴)	یوسف بن یحییٰ السلمی الشافعیؒ	عقد الدرفی اخبار المهدی المنتظر.
(۵)	امام ابن کثیرؒ	''الفتن والملاحم'' میں انہوں نے اپنے رسالے کا تذکرہ کیا ہے۔
(۶)	علامہ سخاویؒ	بقول عجلونی کے اس کتاب کا نام ''ارتقاء العرف'' ہے۔
(۷)	علامہ سیوطیؒ	العرف الوردی فی اخبار المهدی.
(۸)	ابن کمال پاشا حنفیؒ	تلخیص البیان فی علامات مهدی آخر الزمان.
(۹)	محمد بن طولون الدمشقیؒ	المهدی الی ماورد فی المهدی
(۱۰)	ابن حجر ہیتمی مکیؒ	القول المختصر فی علامات المهدی المنتظر.

(۱۱)	شیخ علی متقی ہندیؒ	کتاب البرهان فی علامات مهدی آخر الزمان.
(۱۲)	ملا علی قاریؒ	المشرب الوردی فی مذهب المهدی.
(۱۳)	ابن بریدہؒ	بقول ابن مناوی کے اس رسالے کا نام "العواصم من الفتن القواصم" ہے۔
(۱۴)	مرعی بن یوسف الکرمیؒ	فوائد الفکر فی الامام المهدی المنتظر.
(۱۵)	محمد بن اسماعیل الامیر الصنعانیؒ	ان کی کتاب کا ذکر نواب صدیق حسن خان نے کیا ہے۔
(۱۶)	قاضی شوکانیؒ	التوضیح فی تواتر ماجاء فی المهدی المنتظر والدجال والمسیح
(۱۷)	شہاب الدین حلوانیؒ	القطر الشهدی فی اوصاف المهدی.
(۱۸)	محمد بن محمد البلبیسیؒ	انہوں نے امام حلوانیؒ کی مذکورہ کتاب کی شرح بنام "العطر الوردی" لکھی۔
(۱۹)	ابو العلاء ادریس العراقیؒ	بقول کتانی کے ان کا بھی امام مہدیؒ کے بارے میں ایک رسالہ ہے۔
(۲۰)	شیخ مصطفیٰ بکریؒ	الهدایة الندیة للامة المهدیة فیما جاء فی فضل الذات المهدیة.
(۲۱)	محمد بن عبد العزیز مانعؒ	تحدیق النظر فی اخبار الا مام المنتظر.
(۲۲)	رشید راشد الحلبیؒ	تنویر الرجال فی ظهور المهدی و الدجال.
(۲۳)	احمد بن محمد بن صدیقؒ	المرشد المبدی لفساد طعن ابن خلدون فی احادیث المهدی.

(۲۴)	عبدالمحسن العبادؒ	الردعلی من کذب بالا حادیث الصحیحة الواردة فی المهدی.
(۲۵)	شیخ عبدالعلیم عبدالعظیمؒ	الاحادیث الواردة فی المهدی فی میزان الجرح والتعدیل.
(۲۶)	....	النجم الثاقب فی بیان ان المهدی من اولاد علی بن ابی طالب.
(۲۷)	....	رسالة فی المهدی (ملخصًا از کتاب البرهان ج ۱ ص ۳۴۷ تا ص ۳۵۸)
(۲۸)	مولانا اشرف علی تھانویؒ	مؤخرة الظنون عن ابن خلدون. وغیره.

﴿امام مہدیؓ افضل یا شیخین؟﴾

حضرت امام مہدیؓ کے متعلق علامہ ابن سیرینؒ کے اس قول کی حقیقت بھی معلوم کر لینا ضروری ہے جس میں انہوں نے حضرت امام مہدیؓ کو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما پر فضیلت دی ہے چنانچہ نعیم بن حمادؒ ان کے اس قول کو اس طرح نقل کرتے ہیں:

﴿عن ابن سيرين قيل له المهدى خير اوابوبكر و عمر رضى الله عنهما؟ قال هو اخير منهما ويعدل بنبى﴾

(کتاب الفتن: ص ۲۵۰)

''علامہ ابن سیرینؒ سے پوچھا گیا کہ امام مہدیؓ زیادہ بہتر ہیں یا حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما؟ تو ابن سیرین نے کہا کہ امام مہدیؓ ان دونوں سے زیادہ بہتر ہیں اور نبی کے برابر ہیں''

اس قسم کی دو روایتیں علامہ سیوطیؒ نے بھی الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۹۲ پر نقل فرمائی ہیں جن میں سے ایک روایت تو ضمرہ کی سند سے ابن سیرین سے یوں منقول ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿اذا كان ذلك فاجلسوا فى بيوتكم حتى تسمعوا على الناس بخير من ابى بكر و عمر، قيل افياتى خير من ابى بكر و عمر؟ قد كان يفضل على بعض﴾ (الحاوی للفتاوی: ج۲ص۲۹)

''جب فتنوں کا زمانہ آ جائے تو تم اپنے گھروں میں بیٹھ جانا یہاں تک کہ تم حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے زیادہ بہتر آدمی کے آنے کی خبر کا سن لو (پھر باہر نکلنا) لوگوں نے پوچھا کہ کیا حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے بھی افضل کوئی شخص آئے گا؟ فرمایا کہ وہ تو بعض انبیاء پر فضیلت رکھتا ہوگا۔''

اس روایت کے الفاظ میں کچھ کمی معلوم ہوتی ہے، غالباً کتابت کی غلطی ہے کیونکہ ''افیاتی خیر من ابی بکر و عمر؟'' کے بعد ''قال'' کا لفظ ہونا چاہیے جو ابن سیرین کے جواب پر دلالت کرے، پھر ''قد کان'' میں زیادہ صحیح ''قد کاد'' معلوم ہوتا ہے کیونکہ علامہ ابن حجر مکیؒ اپنی کتاب ''القول المختصر فی علامات المہدی المنتظر'' ص۷۱ پر ''کاد'' کا لفظ ہی تحریر فرماتے ہیں اسی طرح لفظ ''بعض'' کے بعد ''الانبیاء'' کا لفظ بھی ہونا چاہیے جیسا کہ علامہ ابن حجر مکیؒ ہی کی مذکورہ صدر کتاب میں یہ لفظ موجود ہے۔

علامہ سیوطیؒ نے دوسری روایت مصنف ابن ابی شیبہ کے حوالے سے نقل کی ہے جس میں ابن سیرین کا قول یوں نقل کیا گیا ہے:

﴿**یکون فی هذه الامة خلیفة لا یفضل علیه ابوبکر ولا عمر**﴾ (الحاوی: ج۲ ص۹۳)

''اس امت میں ایک خلیفہ ہوگا جس پر حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو بھی فضیلت نہ ہوگی۔''

اس موقع پر یہ بات ذہن میں رہے کہ یہ اولاً تو علامہ ابن سیرین کا اپنا قول ہے، کتب حدیث و اشراط ساعۃ میں علامہ ابن سیرین (اور غالباً ایک اور بزرگ) کے علاوہ کسی اور سے اس قسم کا قول منقول نہیں۔ ثانیاً یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کے ایک راوی یحییٰ بن الیمان کو محدثین کرام نے ضعیف قرار دیا ہے ثالثاً یہ کہ اگر اس قول کو صحیح تسلیم کر بھی لیا جائے تو اس میں ایسی تاویل کی جائے گی جس سے علامہ ابن سیرین کا قول بھی درست ہو جائے اور صحیح احادیث کے ساتھ تعارض بھی نہ آئے چنانچہ مختلف علماء کرام نے اس قول کی مختلف توجیہات ذکر کی ہیں۔

﴿علامہ سیوطیؒ کا جواب﴾

علامہ سیوطیؒ نے مذکورہ صدر دونوں روایتوں کو نقل کر کے اپنا تبصرہ یوں تحریر فرمایا ہے:

’’میرے نزدیک ان دونوں حدیثوں کی وہی تاویل کی جائے گی جو اس حدیث کی کی جاتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آخری زمانے میں نیک عمل کرنے والے کے لیے تم میں سے پچاس کے برابر اجر وثواب ہوگا۔ یعنی فتنوں کی شدت اور کثرت کی وجہ سے پچاس کے برابر اجر ملے گا، اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اخیر زمانے کے مسلمان، صحابہ کرامؓ سے بڑھ جائیں گے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان کی فضیلت اتنی زیادہ ہے، اسی طرح امام مہدیؒ کو شیخینؓ سے افضل قرار دینا اس وجہ سے ہے کہ امام مہدیؒ کے زمانے میں فتنوں کی شدت ہوگی چنانچہ ایک طرف تو رومی حملہ آور ہونے کے لیے پر تول رہے ہوں گے اور دوسری طرف دجال ان کا محاصرہ کیے ہوگا، اس سے وہ فضیلت ہرگز مراد نہیں جو زیادہ ثواب اور بلندی درجہ کی طرف لوٹتی ہے اس لیے کہ صحیح احادیث اور اجماع اس بات پر دال ہیں کہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما، انبیاء ومرسلین کے بعد پوری مخلوق سے افضل ہیں۔

(الحاوی للفتاوی: ج۲ص۹۳)

علامہ ابن حجر ہیتمی مکیؒ کا جواب

علامہ سیوطیؒ کے اس جواب کو علامہ ابن حجر ہیتمی مکیؒ نے بھی اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اور آخر میں تحریر فرمایا ہے:

’’امام مہدیؒ کی افضلیت اور ثواب کا اضافہ ایک امر نسبی ہے اس لیے کہ کبھی کبھار مفضول میں کچھ ایسی خصوصیات ہوتی ہیں جو افضل میں نہیں ہوتیں اسی وجہ سے تو طاؤس نے امام مہدیؒ کا زمانہ پانے کی تمنا کی ہے اس لیے کہ امام مہدیؒ کے زمانے میں نیک کام

کرنے والے کو زیادہ ثواب ملے گا اور گناہ گار کو توبہ کی توفیق ہو گی۔.....الخ'' (القول المختصر فی علامات المہدی المنتظر :ص ۷۱)

علامہ سید محمد برزنجیؒ کا جوب

سید برزنجیؒ، علامہ سیوطیؒ کی تحقیق نقل کرنے کے بعد اپنی تحقیق یوں رقم فرماتے ہیں:

''تحقیقی بات یہ ہے کہ باہمی فضیلت کی جہات مختلف ہو سکتی ہیں اس لیے ہمارے لیے یہ جائز نہیں کہ ہم کسی ایک فرد کو مطلق فضیلت دیدیں ہاں! اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کسی کو کلی فضیلت دے دیں تو اور بات ہے ورنہ درست نہیں، کیونکہ ہر مفضول میں کسی نہ کسی جہت سے کوئی ایسی اضافی چیز پائی جاتی ہے جو افضل میں نہیں ہوتی.....''الخ (الاشاعہ :ص ۲۳۸)

معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو اگر چہ صحبت نبوی، مشاہدۂ وحی اور سبقت اسلام کی وجہ سے امام مہدیؒ پر فضیلت حاصل ہے اور امام مہدیؒ ان سے کم درجے کے ہیں لیکن کچھ مخصوص صفات ان میں بھی ہیں جو شیخینؒ میں نہیں اس لیے علامہ ابن سیرینؒ نے انہیں شیخینؒ سے بہتر قرار دیا ہے۔

ملا علی قاریؒ نے اپنی کتاب ''المشرب الوردی فی مذہب المہدی'' میں تحریر فرمایا ہے کہ:

''امام مہدیؒ کی افضلیت پر یہ چیز بھی دلالت کرتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو ''خلیفۃ اللہ'' فرمایا ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو زیادہ سے زیادہ ''خلیفۂ رسول اللہ'' کہا جاتا ہے۔''

(الاشاعہ :ص ۲۳۸)

یہ بات تو آپ کے علم میں ہوگی کہ اگر کسی کو کسی پر کوئی جزوی فضیلت حاصل ہو

جائے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ اس پر مکمل فضیلت پالے گا ورنہ دنیا میں کوئی افضل، افضل نہیں رہے گا اور کوئی مفضول، مفضول نہیں رہے گا۔

رہا علامہ ابن سیرین کا یہ کہنا کہ ''مہدی تو بعض انبیاء کے درجے کے قریب پہنچنے والے تھے۔'' اس سے مراد یہ ہے کہ چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی اقتداء کریں گے اور یہ امام ہوں گے اور امام، مقتدی سے افضل ہوتا ہے اس لیے امام مہدیؒ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہ جزوی فضیلت حاصل ہو گئی لیکن یہ کوئی مضبوط دلیل نہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی تو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں نماز پڑھی ہے تو کیا اس وجہ سے حضرت ابوبکر اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل ہو گئے؟ ظاہر ہے کہ یہ قول کسی نے اختیار نہیں کیا اسی طرح امام مہدیؒ کو بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کلی فضیلت حاصل نہیں ہے۔

باب دوم

حضرت امام مہدیؓ
کا نام ونسب

محمد بن عبداللہ، حسنی یا حسینی، حضرت عباسؓ کی اولاد میں ے؟ !: ب
اورکنیت، جائے پیدائش، سیرت اور حلیہ مبارکہ

﴿حضرت امام مہدیؓ کا نام ونسب﴾

حضرت امام مہدیؓ کا نام:

حضرت امام مہدیؓ کے نام ونسب کے سلسلے میں مستند روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ان کا نام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کے مشابہ ہوگا اور ان کے والد کا نام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد کے نام جیسا ہوگا چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

﴿المهدی یواطئ اسمه اسمی، واسم ابیه اسم ابی﴾

(کتاب الفتن: ص ۲۶۰)

''مہدی کا نام میرے نام کے موافق ہوگا اور ان کے والد کا نام میرے والد کے نام کے جیسا ہوگا۔''

اسی طرح مشکوۃ شریف میں ترمذی اور ابوداؤد کے حوالہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے:

﴿عن عبداللّٰه بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تذهب الدنیا حتی یملک العرب رجل من اهل بیتی یواطئ اسمه اسمی رواه الترمذی و ابوداؤد﴾

(مشکوۃ المصابیح: ص ۴۷۰)

''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک کہ میرے گھر والوں میں سے ایک شخص، جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا، پورے عرب کا مالک نہ ہوجائے۔''

اس روایت میں صرف اتنا مذکور ہے کہ حضرت امام مہدیؓ کا نام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے نام جیسا ہوگا، ان کے والد گرامی کے نام کا تذکرہ نہیں ہے جبکہ ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں:

﴿لولم یبق من الدنیا الا یوم لطول اللّٰہ ذلک الیوم حتی یبعث اللّٰہ فیہ رجلا منی اومن اھل بیتی یواطئ اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی یملأ الارض قسطاو عدلا کما ملئت ظلما وجوراً﴾ (مشکوٰۃ المصابیح: ص ۴۷۰)

''اگر دنیا کے ختم ہونے میں صرف ایک دن باقی بچ جائے (اور مہدیؓ نہ آئے) تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو اتنا لمبا کردیں گے کہ اس میں مجھ سے یا (فرمایا کہ) میرے گھر والوں میں سے ایک آدمی کو بھیجیں گے جس کا نام میرے نام جیسا اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کی طرح ہوگا، وہ زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ پہلے ظلم وستم سے بھری ہوئی ہوگی۔''

اسی طرح امام قرطبیؒ نے حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت نقل کی ہے۔

﴿ذکر رسول اللّٰہ ﷺ بلا یا تصیب ھذہ الامۃ حتی لا یجد الرجل ملجأ یلجا الیہ من الظلم فیبعث اللّٰہ رجلا من عترتی اھل بیتی فیملأبہ الارض قسطا وعدلا کما ملئت جورا وظلماً﴾ (التذکرہ: ص ۷۰۰)

نیز امام قرطبیؒ ہی نے امام ترمذیؒ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی یہ روایت بھی نقل کی ہے:

﴿لولم یبق من الدنیا الا یوم. قال زائدۃ فی حدیثہ. لطول اللّٰہ ذلک الیوم حتی یبعث فیہ رجلا من امتی او من اھل بیتی یواطئ اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی. خرجہ الترمذی بمعناہ وقال حدیث حسن صحیح﴾ (التذکرہ: ص ۷۰۰)

اسی سلسلے کی ایک اور روایت ملا علی قاریؒ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے بحوالہ ابن ماجہ مرفوعاً نقل کی ہے۔

﴿لولم یبق من الدنیا الایوم لطول اللہ ذلک الیوم حتی یملک رجل من اھل بیتی یملک جبال الدیلم والقسطنطینیة﴾ (مرقاۃ المفاتیح: ج۱۰ص۱۷۴)

''اگر دنیا کی مدت ختم ہونے میں صرف ایک دن باقی بچ جائے (اور مہدیؓ نہ آئے) تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو لمبا کر دیں گے یہاں تک کہ میرے گھر والوں میں سے ایک آدمی دیلم اور قسطنطنیہ کے پہاڑوں کا مالک ہو جائے۔''

ان مذکورہ روایات پر ایک طالب علمانہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ ان تمام احادیث میں ''رجل'' یا ''رجلا'' کا لفظ ہے جو کہ نکرہ ہے، کسی معین شخص پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا پھر اس سے امام مہدیؓ کیسے مراد ہو سکتے ہیں؟ اس سوال کا جواب حضرت مولانا سید محمد بدر عالم مہاجر مدنیؒ کی زبانی ملاحظہ ہو، حضرتؒ نے صحیح مسلم کے حوالے سے امام مہدیؓ کی صفات ذکر کرنے کے بعد تجزیہ کے طور پر تحریر فرمایا ہے کہ:

''یہ تمام صفات ان صحیح حدیثوں سے ثابت ہیں جن میں محدثین کو کوئی کلام نہیں۔ اب گفتگو ہے تو صرف اتنی بات میں ہے کہ یہ خلیفہ کیا امام مہدیؓ ہیں یا کوئی اور دوسرا خلیفہ؟ دوسرے نمبر کی حدیثوں میں یہ تصریح موجود ہے کہ یہ خلیفہ امام مہدیؓ ہوں گے، ہمارے نزدیک صحیح مسلم کی حدیثوں میں جب اس خلیفہ کا تذکرہ آچکا ہے تو پھر دوسرے نمبر کی حدیثوں میں جب وہی تفصیلات اس کے نام کے ساتھ مذکور ہیں تو ان کو بھی صحیح مسلم ہی کی حدیثوں کے حکم میں سمجھنا چاہیے۔ اس لیے اب اگر یہ کہہ دیا جائے کہ امام

مہدیؒ کا ثبوت خود صحیح مسلم میں موجود ہے تو اس کی گنجائش ہے۔''

(ترجمان السنۃ: ج ۴ص ۳۷۸)

بہرحال! مذکورہ بالا روایات سے اتنی بات تو واضح ہوگئی کہ حضرت امام مہدیؒ کا نام، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی طرح ''محمد'' ہوگا اور ان کے والد کا نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کے نام کی طرح ''عبداللہ'' ہوگا البتہ ان کی والدہ کے نام کے سلسلے میں کوئی روایت نہیں ملی، علامہ سید زنجیؒ نے بھی اپنی کتاب ''الاشاعۃ لاشراط الساعۃ'' میں یہی تحریر فرمایا ہے کہ ''تلاش کے باوجود مجھے آپ کی والدہ کا نام روایات میں کہیں نہیں ملا۔'' (الاشاعہ: ص ۲۰۵)

لیکن حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ اور مولانا بدر عالمؒ نے بھی بحوالہ شاہ رفیع الدینؒ کے امام مہدیؒ کی والدہ کا نام ''آمنہ'' تحریر فرمایا ہے چنانچہ حضرت کاندھلویؒ نے ''ظہور مہدی'' کے عنوان کے تحت تحریر فرمایا ہے۔

''اس کا نام محمد اور اس کے باپ کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ ہو گا۔'' (عقائد الاسلام اول: ص ۶۳)

اور حضرت مولانا سید محمد بدر عالم صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں:

''آپ کا اسم شریف محمد، والد کا نام عبداللہ، والدہ صاحبہ کا نام آمنہ ہوگا۔'' (ترجمان السنۃ ج ۴ص ۳۷۲)

اس موقع پر یہ بات ذہن میں رہے کہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا نام ''محمد بن عبداللہ'' حدیث میں وارد نہیں بلکہ حدیث میں فقط اتنا ہے کہ ان کا نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے مشابہ ہوگا اور ظاہر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نام قرآن کریم میں صراحۃً بیان کیے گئے ہیں۔

(۱) محمد .... پورے قرآن میں چار مرتبہ استعمال ہوا۔

(۲) احمد .... پورے قرآن میں ایک مرتبہ استعمال ہوا۔

اس لیے اب یہ کہا جائے گا کہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا یا احمد بن عبداللہ۔